روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

پیر 14 نومبر 2011ء 17 ذی الحج 1432 ہجری 14 نبوت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 256

تلاوت قرآن کریم کے وقت خاموشی

قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے یہ ادب بھی سکھایا گیا ہے کہ جب تلاوت کی جارہی ہو تو خاموشی سے سنا کرو۔ ارشاد خداوندی ہے۔ ’’اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔‘‘ (الاعراف:205)

آنحضور ﷺ نے فرمایا:۔ ’’جو قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اس کے لئے ایک اجر ہے اور جو غور سے سنتا ہے اس کے لئے دُوہرا اجر ہے۔‘‘

(سنن الدارمی، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من استمع الی القرآن حدیث نمبر 3232)

ارشادات عالیہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تلاوت قرآن علمی معیار کے بڑھانے کی ضامن ہے

سفارشات شوریٰ 2009ء میں یہ طے پایا کہ احباب جماعت کا علمی معیار بلند کرنے کے لئے قرآن مجید ناظرہ پڑھنا۔ ترجمہ سے پڑھنا اور باقاعدہ تلاوت قرآن کریم کرنا بہت ضروری ہے۔

خلفائے کرام کے ارشادات کو اگر ملحوظ رکھا جائے تو وہ علمی معیار بڑھانے کے ضامن ہیں۔ مثلاً ہر بالغ احمدی قرآن کریم ناظرہ جانتا ہو۔ پھر ہر احمدی قرآن کریم کا ترجمہ جانتا ہو۔ اگر جماعت اس ٹارگٹ کے حصول کے لئے کوشش کرے تو یقیناً علمی معیار بلند ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ طلباء فضل عمر درس القرآن کلاس کے نام اپنے پیغام محررہ 30 جون 2007ء میں فرماتے ہیں:

’’اللہ تعالیٰ نے ہم پر یہ بڑا بھاری احسان فرمایا ہے کہ ہمیں ایک نہایت مبارک اور پُر حکمت کتاب قرآن شریف عطا فرمائی ہے۔ اور اس کی تلاوت اور اسکی تعلیمات پر عمل کرنے والوں کو عظیم الشان برکتیں عطا ہونے کی خوشخبری دی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کو رشک بھری نگاہوں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’دو آدمیوں پر رشک کرنا چاہیے، ایک وہ جسے خدا قرآن کریم سکھائے اور وہ دن کے اوقات میں بھی اور رات کو بھی اس کی تلاوت کرے، یہاں تک کہ اس کا ہمسایہ بھی اس سے متاثر ہو کر کہے کہ اے کاش! مجھے بھی اسی طرح قرآن آتا اور میں بھی ایسے ہی عمل کرتا‘‘

پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

’’جس شخص نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا تو اس کے ماں باپ کو قیامت کے روز دو تاج پہنائے جائیں گے۔ جن کی روشنی سورج کی چمک سے بھی زیادہ ہوگی‘‘

ایک اور روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’قرآن پڑھا کرو یہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔‘‘

(الفضل 21 جولائی 2007ء)

نمایاں اعزاز

مکرم داؤد احمد منصور صاحب مربی سلسلہ اسلام آباد تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے خاکسار کی بیٹی ناعمہ داؤد نے فیڈرل بورڈ کے میٹرک کے امتحان میں 1050 میں سے 1021 نمبر لے کر سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ 14/اکتوبر 2011ء کو پرائم منسٹر سیکرٹریٹ میں ایک پروقار تقریب میں وزیراعظم پاکستان نے بچی کو چالیس ہزار روپے نقد انعام اور سلور میڈل سے نوازا۔ اسی طرح اسلام آباد میں ایک دوسری علمی تقریب میں اقرا فاؤنڈیشن کی طرف سے ایوارڈ اور گولڈ میڈل دیا گیا۔ موصوفہ مکرم میر محمد الدین صاحب مرحوم آف لویری والا وزیرآباد کی پوتی، مکرم پروفیسر میر ایوب اقبال صاحب وائس پرنسپل ٹی۔آئی کالج اور مکرم حافظ مسعود صاحب سابق کیپٹن فضل عمر باسکٹ بال کلب کی بھتیجی اور مکرم عمر فاروق صاحب سیکرٹری مال I/10 اسلام آباد کی بھانجی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز بیٹی کیلئے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور مستقبل میں پہلے سے بڑھ کر کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے۔ آمین

نمایاں کامیابی

مکرمہ ڈاکٹر شفقت طاہر صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میری بھانجی سدرہ وسیم بنت مکرم رفعت وسیم احمد صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور حال کینیڈا نے O لیول کے امتحان 2011ء میں سٹریٹ 10As حاصل کئے ہیں جن میں سے 9A* ہیں۔ بچی کا تعلیمی کیرئیر شروع سے ہی شاندار رہا ہے اور اس نے لاہور گرائمر سکول میں پہلی جماعت سے ہی ہر سال بہترین طالبہ کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو مزید کامیابیوں سے سرفراز فرمائے۔ آمین

تعارف کتب

حیات بقاپوری

حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری کی خودنوشت سوانح

سیدنا حضرت مسیح موعود کے رفیق اور سلسلہ کے جید عالم حضرت مولانا محمد ابراہیم بقاپوری (1873ء-1964ء) نیک سیرت اور صاحب کشف والہام بزرگ تھے۔آپ چک چٹھہ حافظ آباد میں پیدا ہوئے۔سات سال کی عمر میں تیسری جماعت تک سرکاری مدرسہ میں تعلیم حاصل کی۔ 1884ء میں نیلا گنبد لاہور کے مدرسہ رحیمیہ میں داخل ہوئے اور قدوری، کافیہ اور فصول اکبری وغیرہ کتب پڑھیں۔ 1890ء میں دو سال تک لدھیانہ میں مولوی عبدالقادر احمدی لدھیانوی سے تعلیم پائی اور 1891ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت سے مشرف ہونے کا موقع ملا۔آپ کے استاد مولوی عبدالقادر نے آٹھ آنے دے کر محلّہ اقبال گنج لدھیانہ میں حضرت مسیح موعود کے پاس کتاب فتح اسلام لانے کے لئے بھیجا تھا۔آپ نے 20 سال کی عمر میں حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت یعنی رمضان المبارک میں کسوف وخسوف کے ظہور کا نشان خود ملاحظہ کیا۔اس کا اثر آپ کے دل پر ہوا اور حضرت مسیح موعود کی طرف توجہ اور بڑھ گئی۔ جب بھی آپ قادیان جاتے تو اپنے پرانے دوستوں حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب اور حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب وغیرہ سے بھی ملتے۔آخر 1905ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ جس کے ساتھ ہی آپ کی مخالفت کا ایک طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔لیکن زندگی کے ہر مرحلہ پر آپ ثابت قدم رہے اور خدمت دین میں ہمہ وقت لگے رہے۔آپ نے اپنی ساری زندگی اعلائے کلمہ حق کے لئے وقف رکھی۔ دعوت الی اللہ کے ذریعہ جہاد کا سلسلہ آپ نے آخر دم تک جاری رکھا۔ جماعت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہزارہ سے بنگال تک سفر کئے۔

1950ء میں آپ نے حیات بقاپوری کے نام سے اپنی آپ بیتی لکھ کر چار حصوں میں شائع کروائی۔ پھر آپ کے بیٹے محترم ڈاکٹر محمد اسحاق بقاپوری صاحب نے ان حصوں کو یکجا کر کے شائع کروانے کا بیڑا اٹھایا اور کافی حد تک مکمل بھی کرلیا۔ لیکن 2007ء میں کتاب کے شائع ہونے سے پہلے ہی وفات پاگئے۔ پھر جون 2010ء میں ان کے بیٹوں نے اس خودنوشت کے چار حصوں کو دوبارہ سے ترتیب دے کر ایک مکمل اور خوبصورت کتاب کی صورت میں شائع کرا دیا۔حضرت مولانا بقاپوری کی یہ خودنوشت بہت دلچسپ، علمی مسائل کے حل، آپ کی سوانح حیات کے واقعات اور بہت سے بزرگان کے تعارف پر مشتمل ہے۔آپ کی تحریر تکلفات سے عاری، سادہ، سلیس اور آپ کی صاف طبیعت کی آئینہ دار ہے۔ احمدی احباب خاص طور پر نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہے۔

حضرت مولانا بقاپوری کی یہ خودنوشت صرف آپ بیتی ہی نہیں بلکہ علمی، تحقیقی، اخلاقی، تربیتی اور تعلیمی امور کا گلدستہ ہے پہلے باب میں آپ کے خاندانی حالات، پیدائش، تعلیم، ملازمت، بیعت، اکتساب علم و رشد و ہدایت اور ریاضت و مجاہدات بیان ہوئے ہیں۔دوسرے باب میں آپ نے دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ بیان کئے ہیں جو مومنوں کو خداتعالیٰ کی طرف سے سمجھائے جاتے ہیں، تیسرا باب قبولیت دعا کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ہے، چوتھے باب میں حضرت مسیح موعود کے کلمات طیبات شامل ہیں۔خلافت احمدیہ کی ابتدائی تاریخ کے اہم چشمدید واقعات پانچویں باب کا حصہ ہیں اور آخری اور چھٹا باب احباب کے تاثرات وخطوط لئے ہوئے ہے۔

حیات بقاپوری میں سے ایک اقتباس نذر قارئین ہے جس کو پڑھ کے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتاب دلچسپ اور خوبصورت طرز تحریر اور ایمان سے بھرپور ہے۔حضرت مولانا بقاپوری فرماتے ہیں:۔

جب میں نے ابتدائے 1905ء میں شرف بیعت حاصل کیا تو مجھے اس بات کا شدت سے احساس شروع ہوگیا کہ میں نے چودہ پندرہ سال کا زمانہ کیوں بیعت احمدیت سے الگ گزارا۔ اگر میں 1891ء کے اندر ہی جب میں لدھیانہ میں طالب علم تھا اور حضور کا قیام ان دنوں محلّہ اقبال گنج میں تھا، بیعت کا شرف حاصل کرلیتا تو آج روحانیت کے کئی مراحل اور قرب الٰہی کی منازل طے کرچکا ہوتا۔اس احساس نے میرے اندر سخت بے چینی پیدا کی اور میں نے اس کمی اور کوتاہی کو جلد جلد قادیان آکر اور حضرت اقدس سے دعائیں کراکر پورا کرنے کا ارادہ کیا۔ چنانچہ بقاپور سے قریباً ہر مہینہ پیدل چل کر قادیان آتا اور دو ہفتے قادیان رہ کر واپس چلا جاتا۔ بقاپور قادیان سے 45 میل کے فاصلے پر ہے اس طریق سے مجھے حضرت اقدس سے پاکیزگی اور طہارت پیدا ہونے اور توکل علی اللہ کا مقام حاصل ہونے کے لئے دعائیں کرانے کے بہت سے مواقع حاصل ہوئے۔

389 صفحات پر مشتمل یہ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے اور جب قاری اسے پڑھنا شروع کرتا ہے تو چند نشستوں میں ہی مکمل پڑھ لیتا ہے۔ کیونکہ اس کا انداز و اسلوب اور مضامین کا تنوع بہت عمدہ اور دلچسپ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بزرگان سلسلہ کے نیک عملوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین (ایف شمس)

بیٹی کی شادی پر اظہار جذبات

پھل پھول بہت پیارے لگے میرے شجر میں
تم ایک امانت کی طرح تھیں میرے گھر میں
تم جس کی امانت تھیں انہیں سونپ رہے ہیں
آنسو تری رخصت کی اداسی میں بہے ہیں
یہ اشک نہیں خوشیوں میں بہتے ہوئے غم ہیں
شکرانے کے آنسو ہیں یہ جتنے بھی ہوں کم ہیں
سنت یہ رسولوں کی ادا کرتے ہیں پیاری
خود جسم سے جاں اپنی جدا کرتے ہیں پیاری
ہم نے تو بڑے ناز و نعم سے تجھے پالا
تھا گھر میں ترے دم سے اجالا ہی اجالا
مقدور میں جو کچھ تھا سبھی تم کو سکھایا
ہر علم و ہنر دینی و دنیاوی پڑھایا
یہ زادِ سفر دولتِ نایاب تمہارا
قسمت میں فقط اتنا ہی تھا ساتھ ہمارا
قائم سبھی اقدار کو ہر حال میں رکھنا
اپنوں سے جو نسبت ہے اُسے خیال میں رکھنا
ہے دل سے دعا عاملِ قرآن بنو تم
دنیا کے لئے خیر کا سامان بنو تم
حاصل تمہیں نعمت ہو ہر اک دنیا و دیں کی
لَو بڑھتی رہے خیر سے اس نورِ جبیں کی
حاصل تمہیں اس دنیا میں جنت کی ہوا ہو
ہر گام کی تائید میں مولا کی رضا ہو

امۃ الباری ناصر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

18

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

وفاقی ممبر پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی ہمبرگ کی ملاقات، بیت الرشید کا معائنہ اور نکاحوں کا اعلان

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

4؍اکتوبر 2011ء

صبح ساڑھے چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ ہمبرگ شہر کے تمام حلقوں سے آنے والے احباب وخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز فجر ادا کی۔ نماز فجر کے لئے آنے والے مرد وخواتین اور بچوں بچیوں سے بیت الذکر اور اردگرد کا ماحول، سڑکیں اور فٹ پاتھ بھرے ہوئے تھے۔ بیت الرشید کے ساتھ ہی ایک بڑا پارکنگ ایریا ہے جس میں سینکڑوں گاڑیاں پارک ہوتی ہیں لیکن آنے والوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ یہاں تل دھرنے کی جگہ بھی نہیں تھی۔ ہر کوئی جانتا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول کے دن ہیں اور بڑے ہی مبارک ایام ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

ایک بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لائے اور بعض دفتری امور سرانجام دیئے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید تشریف لاکر نمازیں ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتر تشریف لائے۔

وفاقی ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات

جرمنی کے وفاقی ممبر پارلیمنٹ Mr. Burkhardt حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور سے دفتر میں ملاقات کی۔

موصوف نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق لبرل پارٹی FDP سے ہے اور 2001ء سے 2004ء تک ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے اور اپنی پارٹی کے پارلیمنٹیرین گروپ کے صدر تھے۔ 2005ء سے جرمن وفاقی پارلیمنٹ کے ممبر ہیں اور اس وقت جرمن پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے دفاع اور کلچر اور میڈیا کے بھی رکن ہیں۔

پارلیمنٹ کی کمیٹی برائے دفاع کے رکن ہونے کی حیثیت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف نے فرمایا کہ جو تیسری دنیا کے ممالک ہیں اور ان کے پاس ماڈرن ہتھیار نہیں ہیں۔ لیکن اب ان کے پاس ماڈرن ہتھیار کہاں سے آرہے ہیں۔ لیبیا میں بڑے نئے ہتھیار استعمال ہوئے ہیں۔ یہ ہتھیار ان کے پاس کہاں سے آئے۔ اس پر موصوف نے کہا آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ موصوف ممبر پارلیمنٹ نے مزید کہا کہ ہم اس کے خلاف ہیں۔ ہمیں کچھ کرنا چاہئے۔ ہم اس کے خلاف ہیں۔ ہماری نئی پالیسی یہ ہے کہ ہم اپنی فورسز نہیں بھیجتے بلکہ ملک کی تعمیر نو کے لئے سول مدد بھیجتے ہیں۔

ہیومن رائٹس کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا پاکستان سے پڑھے لکھے لوگ باہر آرہے ہیں۔ مائیگریٹ (Migrate) کر رہے ہیں۔ ان کے حقوق تلف کئے گئے ہیں اب ان کا یہ قابل اور ذہین سرمایہ جرمنی کا ہو گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں جو احمدیوں پر مظالم ہو رہے ہیں۔ آپ صرف ان کو ان مظالم سے ہی نہ روکیں بلکہ ان کو یہ بھی باور کروائیں اور ان کو اس نہج پر بھی سمجھائیں کہ تم یہ ظلم کر کے اور حقوق تلف کر کے اپنے ملک کا Talent باہر نکال رہے ہو۔

اس پر موصوف نے کہا کہ ایک جرمن پالیٹیشن کی حیثیت سے میں خوش ہوں کہ اس ملک میں زیادہ Talent آرہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ Talent (قابلیت) تو ضائع نہیں ہوتی۔ پاکستان سے نکالے گئے ہیں، ڈاکٹرز ہیں، وکیل ہیں، انجینئرز ہیں، کچھ پالیٹیشن ہیں، کچھ تاجر ہیں، کوئی دوسری فیلڈ میں قابلیت رکھتے ہیں تو آپ کا سرمایہ تو مختلف فیلڈ میں بڑھ رہا ہے اور پاکستان کا کم ہو رہا ہے۔

موصوف ممبر پارلیمنٹ نے کہا کہ ملک کے حکام کو اتنی سمجھ تو ہونی چاہئے کہ ہمارا قابلیت رکھنے والا طبقہ ہمارے ظلموں کے نتیجہ میں باہر نکل رہا ہے ان کو سنبھالیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ پارلیمنٹ کی میڈیا کمیٹی کے بھی رکن ہیں۔ میڈیا میں آجکل دین حق کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ جو کہ کسی لحاظ سے بھی صحیح نہیں ہے۔ دین تو ایک امن پسند اور سلامتی کا مذہب ہے۔ وہ چند انتہاء پسند لوگ ہیں جو دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ یہ ان کی اپنی حرکتیں ہیں۔ دین کی ہرگز یہ تعلیم نہیں ہے۔ جو برائی کرتے ہیں وہ برے ہیں دین برا نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا ناروے میں بھی میں نے ایک Reception میں اپنے ایڈریس میں بتایا تھا کہ کوئی مذہب بھی یہ نہیں کہتا کہ ایک دوسرے کو قتل کرو، کوئی مذہب دہشت گردی اور انتہاء پسندی کی تعلیم نہیں دیتا۔ اس تقریب میں 120 نارویجین مہمان لوگ تھے۔ وزیر دفاع بھی موجود تھیں اور دوسرے ممبران پارلیمنٹ اور دیگر سرکردہ بڑے لوگ بھی موجود تھے۔ ان سب کو میں نے بتایا تھا۔

حضور انور نے فرمایا اب پریس نے بھی لکھنا شروع کر دیا ہے کہ کوئی مذہب برائی کی تعلیم نہیں دیتا۔

بیوت الذکر کی تعمیر کے حوالہ سے ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا ہم نے یہاں جرمنی میں بہت سی بیوت الذکر تعمیر کی ہیں۔ اگرچہ ہم چھوٹی کمیونٹی ہیں لیکن بیوت الذکر سب سے زیادہ ہم نے تعمیر کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بیوت الذکر کی تعمیر کے وقت شروع میں مخالفت ہوتی ہے لیکن بیت الذکر کی تعمیر کے بعد لوگ جانتے ہیں کہ یہ احمدی لوگ ایسے نہیں ہیں ان کے خلاف جو ہمارے خیالات تھے وہ غلط تھے۔ یہ امن پسند لوگ ہیں اور امن سے رہتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور معاشرہ کی بھلائی کے لئے کام کرتے ہیں۔

ممبر پارلیمنٹ موصوف کی یہ ملاقات چھ بجکر پینتیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر موصوف نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہمبرگ کے مختلف حلقوں کے علاوہ جرمنی کی جماعتوں Stade، Herford، Kiel، Jesteburg اور Burtehude سے 24 فیملیز کے 109 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی اور ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت سکول، کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لاکر نمازیں مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

5؍اکتوبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الرشید میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

آج بھی نماز فجر پر آنے والے احباب جماعت مرد وخواتین اور بچے بچیوں کا ایک تانتا بندھا ہوا تھا۔ بیت الرشید کی طرف آنے والے اردگرد کے راستے اور گلیاں نمازیوں سے بھرے ہوئے تھے۔ فیملیاں گروپس کی صورت میں بیت کی طرف چلی آرہی تھیں۔ ایک بہت بڑی تعداد نے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور مختلف ہدایات سے نوازا۔

بیت الرشید کا معائنہ

ڈیڑھ بجے دوپہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جماعتی سنٹر کے مختلف حصوں کا وزٹ کیا اور معائنہ فرمایا اور خصوصی طور پر لنگر خانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔

حضور انور کچن میں بھی تشریف لے گئے اور جو کھانا پکایا جا رہا تھا اس کا جائزہ لیا اور معیار دیکھا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت کھانا پکانے والے احباب اور منتظمین سے گفتگو بھی فرمائی۔

ہمبرگ (جرمنی) کے گزشتہ دورہ کے دوران 12 جون 2011ء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید کا وزٹ کرتے ہوئے یہ ہدایت فرمائی تھی کہ اس عمارت کے درمیان میں جہاں ایک بڑا

دروازہ بنا ہوا ہے اور اس کو اس وقت دیوار بنا کر بند کیا ہوا ہے۔ اس کو باقاعدہ محرابی شکل دیں اور اسی طرح جو مینار بنائیں وہ بلڈنگ کی دیوار کے ساتھ متصل ہوں۔ اس طرح نصف گولائی میں آپ کے مینار بن جائیں گے اور اوپر سے مینار اپنی مکمل شکل میں پوری گولائی میں عمارت سے بلند ہو۔

اب موجودہ وزٹ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر امیر صاحب جرمنی نے بتایا کہ ہم اس بارہ میں کام کر رہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز حضور انور کی ہدایت کے مطابق کام مکمل کیا جائے گا۔

عمارت کے بیرونی معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

دو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید تشریف لا کر نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے پانچ بجے اپنے دفتر تشریف لائے۔

مکرم محمد زکریا خان صاحب امیر و مربی انچارج ڈنمارک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے دفتری ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے۔ موصوف نے حضور انور سے ملاقات کی اور مختلف جماعتی امور اور معاملات پیش کر کے ہدایات حاصل کیں۔ نیز بیت نصرت جہاں اور اس سے ملحقہ دفاتر اور رہائشی حصہ میں توسیع کا منصوبہ اور نقشہ جات پیش کر کے راہنمائی حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 108 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ہمبرگ امارت کے 14 حلقوں کے علاوہ دوسری جماعتوں Kiel، Stade اور Badsegeberg کی جماعتوں سے بھی فیملیز ملاقات کے لئے حاضر ہوئی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت بھی پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوران ملاقات تعلیم حاصل کرنے والے بڑے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ یہ بچیاں اور بچے کتنے ہی خوش نصیب تھے جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند لمحات گزارے اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف بھی حاصل کئے جو ان کے لئے ایک یادگار بن گئے۔ اللہ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام شام آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الرشید تشریف لا کر مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

6 اکتوبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الرشید ہمبرگ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیت الرشید ان دنوں نمازیوں سے بھری رہتی ہے۔ نماز فجر اور نماز مغرب پر تو غیر معمولی طور پر رش ہوتا ہے۔ مرد، خواتین، بچے، بچیاں سبھی بیت الذکر کی طرف رواں دواں نظر آتے ہیں، یوں لگتا ہے کہ ان کے لئے عید کا سماں ہے۔ خلیفۃ المسیح کے قدم جس سرزمین پر پڑتے ہیں وہ اللہ کے فضلوں اور برکتوں کا مورد بن جاتی ہے۔ ہر کسی کے چہرے پر خواہ چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، خوشی و مسرت، طمانیت اور راحت و سکون نظر آتا ہے اور دل تسکین پاتے ہیں اور آنکھیں ٹھنڈک محسوس کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں ان سب کے لئے مبارک کرے جو ان کو ایک نئی روحانی زندگی عطا کر رہی ہیں۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لا کر نمازیں ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ہمبرگ Hamburg شہر کی جماعتوں کے علاوہ Kiel اور Mahdiabad (مہدی آباد) کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 22 فیملیز کے ایک سو گیارہ افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔

ان ملاقات کرنے والی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنے مسائل اور مشکلات پیش کر کے دعا کی درخواست کی اور اپنے پیارے آقا سے راہنمائی حاصل کی۔

بچوں اور بچیوں نے اپنی تعلیم اور امتحانات میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے اپنے آقا سے دعائیں حاصل کیں اور بعض دوسری تکالیف اور مسائل اور مشکلات میں گھرے ہوئے لوگوں نے اپنی پریشانیوں سے نجات پانے کے لئے پیارے آقا کی دعائیں حاصل کیں۔ ہر کوئی اپنے اپنے رنگ میں تسکین قلب پا کر اور کبھی نہ ختم ہونے والی دعاؤں کے خزانے لے کر یہاں سے رخصت ہوا۔

سکول اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والے بچوں نے جہاں اپنی کامیابیوں کے لئے دعائیں لیں وہاں اپنے پیارے آقا کے دست مبارک سے قلم بھی حاصل کئے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے چاکلیٹ حاصل کیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر دس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید تشریف لا کر نمازیں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

7 اکتوبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چھ بجے بیت الرشید میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جماعت ہمبرگ نے بیت الرشید سے قریب ہی چند کلومیٹر کے فاصلہ پر ایک سکول Julius Leber کا سپورٹس ہال حاصل کیا تھا۔ خواتین کے لئے اسی سکول میں ایک علیحدہ ہال حاصل کیا گیا تھا۔

خطبہ جمعہ

ایک بجکر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور بیت الرشید سے اس سکول ہال کے لئے روانگی ہوئی۔ دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہاں تشریف آوری ہوئی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا خطبہ جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ الٰہی سلسلوں کے ساتھ مخالفت کوئی نئی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ حضور انور نے آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ کے دور میں ہونے والی مخالفتوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو جب آپ کے ساتھ چند لوگ تھے اس ظالمانہ مخالفت سے گزرنا پڑا۔ آپ کے ماننے والوں کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ یہاں تک کہ اپنے مریدوں میں سے دو وفا شعاروں کی زمین کابل میں شہادت کی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی خبر بھی آپ کو سننا پڑی اور یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا۔

حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان یعنی حضرت صاحبزادہ عبداللطیف جیسا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام مومن نہیں۔ پس یہ دعا جو ہر احمدی کو کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنے عملوں کو ڈھالنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جماعت پر آنے والے ابتلاؤں کی شدت ہمیں استقامت کے نمونے دکھانے، فتح و ظفر کی راہ ہموار کرنے، ہمیں ترقی کی طرف بڑھانے اور ہمیں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلق کو مزید مضبوط کرتے چلے جانے کے لئے آتی ہے۔ یہ ابتلاء ہمیں دعاؤں کی طرف توجہ دلانے کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا بیشک یہ زمانہ علمی جہاد کا ہے اور براہین اور دلائل کی اہمیت کا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے ان براہین و دلائل سے جماعت کو لیس کر دیا ہے اور دنیا کا کوئی مذہب دین حق اور قرآن کریم کی عظیم الشان تعلیم کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس وقت جماعت دنیا کے سامنے آنحضرت ﷺ کا خوبصورت چہرہ اور آپؐ کی سیرت کے حسین پہلو پیش کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ مخالفین کے آپؐ پر حملوں کے نہ صرف جواب دے رہی ہے بلکہ آپ پر اعتراض کرنے والوں کو ان کا اپنا چہرہ بھی دکھا رہی ہے۔ قرآن کریم پر اعتراضات کے جواب دے رہی ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی برتری دنیا کی دوسری مذہبی کتابوں پر ثابت کر رہی ہے۔

حضور انور نے پاکستان میں جماعت احمدیہ کی مخالفت کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ بہر حال صبر اور حوصلے کی بڑی عظیم اور نئی داستانیں ہیں جو پاکستان میں رہنے والے احمدی رقم کر رہے ہیں۔ پس ان صبر کے جذبات کو نتیجہ خیز بنانے کا ایک ہی ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھک جائیں اور دعاؤں سے اپنی سجدہ گاہیں تر کرلیں۔ پاکستان کے احمدی خاص طور پر دعاؤں کی طرف پہلے سے بڑھ کر توجہ دیں اور ان دعاؤں کے ساتھ ساتھ ہفتہ میں ایک نفلی روزہ بھی رکھنا

شروع کر دیں۔ یقیناً اضطراری کیفیت میں کی جانے والی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ سنتا ہے۔ پس آج ہر احمدی کو مضطر بن کر دعا کرنے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت مسیح موعود نے ہمیں دعا کے آداب کے بارے میں توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ دعا کرتے ہوئے کبھی تھک کر مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی نہیں کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ سے دعا مانگنے کے واسطے ادب کا ہونا ضروری ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی بنیادی صفات رب، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین پر کامل ایمان ہو تو پھر ہی عبادت اور دعا کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ اس خطبہ کا مکمل متن حسب طریق اخبار الفضل میں شائع ہوگا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تین بجکر پچیس منٹ پر واپس بیت الرشید تشریف لے آئے اور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں تین ہزار یکصد سے زائد احباب جماعت مرد و خواتین نے نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ہمبرگ شہر کی تمام چودہ جماعتوں کے علاوہ اردگرد کی جماعتوں Kiel، مہدی آباد، سٹاڈے، Luneburg، بریمن، ھنوور، Gasteburg، Buxtehude کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین اور بچے بڑی کثرت سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچے تھے۔ بعض فیملیز مختلف شہروں سے بڑا لمبا سفر کر کے اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے پہنچی تھیں۔ Berlin سے آنے والے احباب 250 کلومیٹر، Kolon سے آنے والے 300 کلومیٹر، فرینکفرٹ اور گروس گیراؤ سے آنے والے 500 کلومیٹر اور Rodgau سے آنے والے 525 کلومیٹر کا سفر طے کر کے جمعہ کے لئے پہنچے تھے۔

چھ بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی۔

ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر کی ملاقات

ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی کے ممبر Mr. Metin Hakverdi اور نیشنل کونسل برائے کلچر کے ممبر Dr. Nikolaus Hill نے دفتر میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔

مہمان موصوف Mr. Metin نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ان کا تعلق ترکی سے ہے اور 2002ء سے SPD (سوشل ڈیموکریٹک پارٹی) کے رکن ہیں۔ 2008ء سے ہمبرگ کی صوبائی اسمبلی اور اپنی پارٹی کی مرکزی انتظامیہ کے ممبر ہیں۔ موصوف نے بتایا کہ وہ کئی جماعتی تقریبات میں شرکت کر چکے ہیں۔

دوسرے مہمان Dr. Nkolaus نے بتایا کہ وہ North German Radio-TV کے اعلیٰ افسر رہ چکے ہیں اور مارچ 2009ء سے کلچر کی نیشنل کونسل کے ممبر ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ دونوں سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔

ڈائیلاگ کے حوالہ سے بات ہوئی تو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم ہر کسی گروپ سے بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خواہ کوئی (-) گروپ ہو یا دوسرا ہو۔ وقتاً فوقتاً سمجھ رکھنے والے لوگوں سے بات کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جو (-) گروپس ہیں وہ اس طرح بات چیت نہیں کرتے۔ لیکن اگر آپ کوئی پلیٹ فارم مہیا کریں، آرگنائز کریں تو ہم بات چیت کے لئے تیار ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مذہب دل کا معاملہ ہے۔ عیسائیت میں بھی فرقے ہیں۔ ہندوؤں میں بھی ہیں اور مسلمانوں میں بھی فرقے ہیں اور ہر ایک کے اپنے اپنے عقائد ہیں اور ہر ایک کے مذہب کا تعلق اس کے دل سے ہے۔ اس کے ایمان سے ہے۔ ایسی باتوں پر بحث کی ضرورت نہیں ہے جو ایک دوسرے کے مذہب میں دخل دیں اور ایک دوسرے کو کنفرنٹ کریں۔

حضور انور نے فرمایا صرف ملک کی خدمت کے لئے، ملک کی خاطر کام کرنے کے لئے اور باہمی اتحاد کے لئے بات چیت ہو سکتی ہے۔ جب ملک کا Survive کا معاملہ ہو تو تمام معاملات ایک طرف ہو جانے چاہئیں اور سب کو اکٹھا ہو جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جہاں تک تعاون کا تعلق ہے۔ ملک کا معاملہ ہے تو ہم سب ملک کی بقاء کی خاطر اکٹھے ہو کر بیٹھ سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کوئی بھی شخص خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب اور فرقہ سے ہو ہمارے سنٹر، ہماری بیت الذکر میں آ سکتا ہے اور اپنی عبادت کر سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں جرمنی میں ہم بیوت الذکر بنا رہے ہیں، یو۔کے میں بھی بنا رہے ہیں۔ لندن میں بیت الفتوح یورپ کی ایک بڑی بیت الذکر ہے۔ ہمارے ہال بعض پولیٹیکل پارٹیز اور دوسرے گروپس بھی اپنے پروگراموں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے انٹرفیتھ پروگرام ہوتے ہیں جس میں مختلف مذاہب کے نمائندے شامل ہوتے ہیں اور ہر مذہب والا اپنے مذہب کے حوالہ سے بات کرتا ہے۔ ہر ایک کا حق ہے کہ جو چاہے مذہب رکھے۔

حضور انور نے فرمایا بعض ایسے اصول ہیں، ایسی Values ہیں جو ہر مذہب کی Common ہیں۔ اگر ان پر ہی سب اکٹھے ہو جائیں تو دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جرمنی تو ملٹی کلچرل ہے ملٹی نیشنل ہے۔ اب آپ کو چاہئے کہ مل کر سب بیٹھیں اور ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔ حضور انور نے فرمایا یہاں ہمبرگ کا تو مجھے علم نہیں لیکن برلن میں وہاں کے میئر نے بتایا تھا کہ یہاں 98 ممالک کے لوگ آباد ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ مذہب میں کوئی جبر نہیں ہے۔ آپ آزاد ہیں، جو چاہیں مذہب اختیار کریں۔ مہمانوں نے بتایا کہ ہم مختلف کلچر کے لوگوں کو اکٹھا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور ابھی ابتدائی لیول پر کام کر رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا اصل یہ ہے کہ جو لوگ دوسرے ممالک سے آئے ہیں اور یہاں رہ رہے ہیں وہ اس معاشرہ میں شامل ہوں اور اپنا اپنا مذہب رکھتے ہوئے اس معاشرہ کا حصہ بنیں اور جرمن شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے اس ملک کی بہتری کے لئے کام کریں۔

ان دونوں مہمانوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے یہ ملاقات چھ بجکر چالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر ان دونوں مہمانوں نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 23 فیملیز کے 109 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والی فیملیز کا تعلق ہمبرگ کی 14 جماعتوں کے علاوہ Ditmarsghen اور Badsegeberg کی جماعتوں سے تھا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت الرشید میں تشریف لا کر نمازیں مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

4 نکاحوں کا اعلان

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسنون خطبہ نکاح و آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

اس وقت میں چند نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ نکاح ایک ایسا فریضہ ہے جو معاشرتی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے اور دینی اور مذہبی ذمہ داریاں بھی ڈالتا ہے۔ قرآن کریم میں بھی نکاح کا ذکر آیا ہے اور خاوند اور بیوی کی ذمہ داریوں کا ذکر آیا ہے اور پھر آنحضرت ﷺ نے بڑی تاکید سے مختلف موقعوں پر یہ نصیحت فرمائی ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کے حقوق ادا کریں۔

حضور انور نے فرمایا ان آیات کا انتخاب بھی اسی لئے کیا گیا ہے کہ ایک دوسرے کے حقوق کی طرف توجہ دلائی جائے اور اگر حقوق کی طرف توجہ رہے تو تب ہی معاشرہ کا جو بنیادی یونٹ ہے جو بنیادی اکائی ہے اس میں امن اور پیار اور محبت قائم رہتی ہے اور یہی پیار اور محبت پھر معاشرے میں پھیلتی ہے۔ اپنے گھر سے اپنی اولاد میں منتقل ہوتی ہے۔ اپنے ماحول میں منتقل ہوتی ہے۔ جو نئے رشتے قائم ہوتے ہیں ان میں یہ منتقل ہوتی ہے۔ لڑکی، لڑکے کے ماں باپ سے اس تعلق کی وجہ سے جو لڑکے سے ہے، محبت اور پیار کا سلوک کرتی ہے دوسری طرف لڑکا، لڑکی کے ماں باپ سے اور اس کے خاندان والوں سے اس تعلق کی وجہ سے جو اس نئے رشتے کی وجہ سے قائم ہوا ہے، ان کے حق ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اس طرح پھر یہ دائرہ محبت اور پیار کا پھیلتا چلا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس ان آیات میں اسی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے ان چیزوں کا خیال رکھو۔ اس حد تک سچائی جس میں ذرا سا بھی جھول نہ ہو، اس کا خیال رکھو۔ یہ سچائی ہی ہے جو لڑکے اور لڑکی، خاوند اور بیوی کے تعلقات میں اعتماد کی فضاء پیدا کرتی ہے اور یہ اعتماد ہی ہے جو پھر آگے امن کی اور پیار کی ضمانت بن جاتا ہے۔ پس نئے قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا پہلا نکاح جو ایک واقفہ نو لڑکی اور واقف نو لڑکے کا ہے اور وقف نو کی ذمہ داریاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ نکاح کی عمر کو پہنچنے والے وہ واقفین نو ہیں جنہوں نے اب خود اس عہد کی تجدید کی ہے جو ان کے ماں باپ نے کیا تھا کہ ہم اپنے بچے کو پیش کرتے ہیں۔ اب بڑی عمر میں آ کر یہ وقف نو بچے خود سمجھ کر اپنے عہد کی تجدید کرنے والے ہیں اور وقف زندگی یا وقف نو کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس کا نمونہ دوسروں کی نسبت بہت اعلیٰ ہونا چاہئے۔ پس یہ نئے رشتے جو قائم ہو رہے ہیں ان رشتوں میں ہر طرح کے معاشرے کی، حقوق کی ذمہ داری ادا کرنا ہر لڑکے اور لڑکی کا کام تو ہے ہی۔ مگر ایک

واقفہ نو لڑکی اور واقف نو لڑکے کا دوسروں سے بڑھ کر ہے تا کہ پھر ان کے نمونوں پر دوسرے بھی چلنے والے ہوں۔ آئندہ نسلوں کو سنبھالنے والے یہ واقفین نو ہی ہیں جنہوں نے اپنا کردار ادا کرنا ہے اور ان کے نمونے اچھے ہوں گے تو تبھی آئندہ بھی انشاء اللہ اعلیٰ اخلاق کی اور اعلیٰ قسم کے معاشرے کی ذمہ داریوں کی ادائیگی اور ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی ضمانت دی جاسکتی ہے۔ اللہ کرے یہ قائم ہونے والے رشتے ان باتوں کا خیال رکھنے والے ہوں اور کبھی بھی کسی بھی قسم کا جھول اور جھوٹ یا سچائی میں کوئی غلط بیانی بھی آپس کے رشتوں میں پیدا نہ ہو اور ہمیشہ اعتماد کی فضا قائم رہے۔ اب ان چند باتوں کے ساتھ میں ان نکاحوں کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل چار نکاحوں کا اعلان فرمایا۔

☆عزیزہ انیقہ رفیق شاکر بنت مکرم محمد رفیق شاکر صاحب کا نکاح عزیزم سٹیفن ہیرٹر (Stefan Harter) ابن گُن تھر ہیرٹر (Gunther Harter) کے ساتھ طے پایا۔

☆عزیزہ لبنیٰ شہزادی احمد بنت مکرم ریاض احمد صاحب کا نکاح عزیزم نصیر شہزاد ابن مکرم ریاض احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆عزیزہ ثمرین احمد بنت مکرم چوہدری مبارک احمد کا نکاح عزیزم مقبول احمد ابن مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب کے ساتھ طے پایا۔

☆ عزیزہ کیتھرینہ ویگ ہاؤس (Katherina Weghaus) بنت Bernhat Weghaus صاحب کا نکاح

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت فریقین کو شرف مصافحہ بخشا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آنکھیں موند لیں

اپنے پیارے حضورِ انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی والدہ محترمہ کی وفات کے موقع پر چند اشعار

تھک کے آخر کار جب اُس ماں نے آنکھیں موند لیں
حسرتیں باقی ہیں پر ارماں نے آنکھیں موند لیں

اُس سے ملنے کی تمنا تھی سو دل میں رہ گئی
آج ہر اُمید ہر امکاں نے آنکھیں موند لیں

آٹھ سالوں تک بہت جھیلا عذابِ ہجر کو
آخرش کمزور بے کس جاں نے آنکھیں موند لیں

سر پہ رہتا تھا ترے جس کی دعا کا سائباں
دفعتاً اس سایہءِ رحماں نے آنکھیں موند لیں

جس کے قدموں میں تری جنت تھی رُخصت ہو گئی
ہائے اُس آغوش اُس داماں نے آنکھیں موند لیں

ایک نخلستان کی صورت تھی جو تیرے لئے
بن ملے اُس نعمتِ یزداں نے آنکھیں موند لیں

صبر کی سِل تو نے سینے پر دھری کچھ اس طرح
دل میں اُٹھتے درد کے طوفاں نے آنکھیں موند لیں

جو کبھی پوری نہ ہو گی ''تھوڑ'' ایسی ہو گئی
ماں کے دم سے تھا جو ، اُس فیضاں نے آنکھیں موند لیں

ہو گیا سُونا ، تری یادوں میں جو آباد تھا
تیرے گہوارے ، ترے دالاں نے آنکھیں موند لیں

ماں کے دم سے تھی ترے دل کے شبستاں میں ضیاء
بُجھ گیا سورج ، مہِ تاباں نے آنکھیں موند لیں

یادِ ماضی ہے، اُداسی ہے، غمِ تنہائی ہے
دردِ فُرقت بڑھ گیا درماں نے آنکھیں موند لیں

جس کی اُلفت نے کیا سیراب برسوں تک تجھے
اُس محبت کے کھلے باراں نے آنکھیں موند لیں

دور تک سینے کے اندر ہے اداسی کا خلا
پیار کے اِک عہد اِک پیماں نے آنکھیں موند لیں

کر دیا رنجُور، فُرقت نے دلِ مسرور کو
یوں لگا جیسے سکونِ جاں نے آنکھیں موند لیں

تھا عبادت کی طرح فرمان پر جس کے عمل
دفعتاً اُس صاحبِ فرماں نے آنکھیں موند لیں

جس کے بھائی باپ اور بیٹا، خلیفہ سب کے سب
اُس وجودِ پاک اور ذِی شاں نے آنکھیں موند لیں

ہو گئی رُخصت جہاں سے دُخترِ فضلِ عمر
مہرباں اور پیکرِ احساں نے آنکھیں موند لیں

سو برس کی عمر پائی خارقِ عادت طویل
آخرش اِک دورِ عالی شاں نے آنکھیں موند لیں

موت سے کس کو مفر، ہے چل چلاؤ ہر گھڑی
مر گئے درویش اور سلطاں نے آنکھیں موند لیں

اُس کی یادوں کی مہک عرشی شکستہ دل میں ہے
داستاں باقی ہے گو عنواں نے آنکھیں موند لیں

ا۔ع۔ ملک

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/اکتوبر 2011ء کو بمقام بیت الفضل لندن قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ

مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالکریم صاحب مرحوم لاہور 81 سال کی عمر میں لندن میں وفات پاگئیں۔ آپ حضرت حافظ عبدالجلیل خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ، چندوں میں باقاعدہ، نہایت نیک، دعا گو اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ جماعتی اجلاسات اور دیگر پروگراموں میں بڑے اہتمام سے شامل ہوتیں۔ دعوت الی اللہ کا خاص شوق تھا۔ لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت مسیح موعود کے بیشمار اشعار زبانی یاد تھے۔ خلافت سے پختہ تعلق تھا۔ مرحومہ نہایت خوش اخلاق، ملنسار اور بہت نفیس طبیعت کی مالک تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم منور احمد خان صاحب عملہ حفاظت خاص کی والدہ اور مکرم منصور نورالدین صاحب مربی سلسلہ (ریسرچ سیل ربوہ) کی مادر نسبتی تھیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم مولانا محمد اشرف اسحٰق صاحب

مکرم مولانا محمد اشرف اسحٰق صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت ربوہ مورخہ 4 ستمبر 2011ء کو بقضائے الٰہی 65 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نے 1970ء میں جامعہ سے شاہد کی ڈگری حاصل کی۔ آپ کو لمبا عرصہ بیرونی ممالک میں خدمت کی توفیق ملی۔ چنانچہ پہلے یوگنڈا اور تنزانیہ میں تقریباً ساڑھے آٹھ سال مقیم رہے۔ پھر 1984ء تا 1989ء آپ نے بطور امیر و مشنری انچارج سورینام جنوبی امریکہ میں خدمت کی توفیق پائی۔ 1992ء میں آپ کی تقرری فجی کیلئے ہوئی جہاں سے دسمبر 1995ء میں واپسی ہوئی۔ بعد ازاں کچھ عرصہ شعبہ تاریخ احمدیت میں اور پھر وفات تک وکالت اشاعت تحریک جدید میں خدمت بجالاتے رہے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے معتمد بھی رہے اور لمبا عرصہ آپ نے کوارٹرز تحریک جدید میں صدر محلّہ کی حیثیت سے بھی خدمت کی توفیق پائی۔ بہت ملنسار، مہمان نواز، خاموش طبع، نرم مزاج اور خلافت کے ساتھ پختہ تعلق رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ

مکرمہ امۃ العزیز ادریس صاحبہ آف امریکہ اہلیہ مکرم مرزا ادریس احمد صاحب مرحوم مربی سلسلہ انڈونیشیا مورخہ 25/اکتوبر 2011ء کو امریکہ میں وفات پا گئیں۔ آپ حضرت خان صاحب فرزند علی خان صاحب (سابق امام بیت الفضل لندن) کی پوتی تھیں۔ لجنہ ربوہ کے مرکزی دفتر میں آفس سیکرٹری کی حیثیت سے لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ وفات سے قبل امریکہ میں مستورات کو انٹرنیٹ پر قرآن کریم باترجمہ پڑھاتی تھیں اور 26 پارے مکمل کر چکی تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ نجاح خباز صاحبہ

مکرمہ نجاح خباز صاحبہ آف حمص سیریا گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ آپ نے 1997ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ آپ کے چاروں بچے بھی احمدی ہیں۔ ان کے بچوں کی بیعت پر باقی رشتہ داروں نے بائیکاٹ کیا تو آپ نے بڑی بہادری سے اپنے بچوں کا ساتھ دیا اور خاندان کی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ آپ نظام جماعت کی پابندی کرنے والی اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی بڑی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔

مکرمہ خدوجہ الطاہر الغول صاحبہ

مکرمہ خدوجہ الطاہر الغول صاحبہ والدہ مکرم حمزہ فرجانی صاحب آف لیبیا مورخہ 12 ستمبر 2011ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے 2007ء میں بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی۔ پھر ان کی دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں ان کے میاں، بیٹی، بیٹے اور ان کے بھائی کو بھی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ اپنے تمام رشتہ داروں اور ہمسایوں کو دعوت الی اللہ کیا کرتی تھیں۔ سکول ٹیچر تھیں۔ اپنی ساتھیوں کو ایم ٹی اے کی فریکوینسی بتایا کرتی تھیں تاکہ وہ براہ راست اس سے فیضیاب ہوسکیں۔ بڑی مخلص اور خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔

مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب

مکرم محمد رفیع جنجوعہ صاحب ابن مکرم شہاب الدین صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 18 ستمبر 2011ء کو 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ تقسیم ہندوستان کے بعد حفاظت مرکز قادیان کیلئے حضرت مصلح موعود کی تحریک پر انہیں بہشتی مقبرہ قادیان میں ڈیوٹی کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر آپ نے محمد آباد سٹیٹ سندھ میں سلسلہ کی بطور مکینک خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں لیہ، قائد آباد اور سرگودھا قیام کے دوران مختلف حیثیتوں میں مجلس انصاراللہ اور جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ عمر کے آخری حصہ میں ربوہ میں اپنے محلّہ کے صدر اور سیکرٹری تحریک جدید کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ بڑے مخلص، باوفا اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے نیک انسان تھے۔ اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے پسماندگان میں پہلی اہلیہ مرحومہ سے چار بیٹیاں اور تین بیٹے جبکہ دوسری اہلیہ اور ان سے دو بیٹیاں شامل ہیں۔ آپ مکرم محمد جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک لندن اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے ماموں تھے۔

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ

مکرمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد شریف خان صاحب مرحوم فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 11/اکتوبر 2011ء کو مختصر سی بیماری کے بعد 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ بہت سی خوبیوں اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند احمدیت کی فدائی اور خلافت کے ساتھ محبت و عشق کا تعلق رکھنے والی نیک مخلص خاتون تھیں۔ قرآن کریم سے والہانہ پیار تھا۔ اپنی اولاد کو بھی نماز باجماعت اور قرآن کریم کی تلاوت کی طرف توجہ دلاتی رہتیں۔ میاں کی وفات کے بعد بیوگی کا لمبا عرصہ نہایت صبر و شکر کے ساتھ گزارا۔ اپنوں اور غیروں سے بہت پیار سے پیش آتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور چار بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم محمد جلال شمس صاحب انچارج ٹرکش ڈیسک لندن اور مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن کی پھوپھو تھیں۔

مکرم عبدالحمید غازی صاحب

مکرم عبدالحمید غازی صاحب آف لندن مورخہ 11 ستمبر 2011ء کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے خلافت رابعہ کے دور میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے شعبہ انگلش ڈاک میں لمبا عرصہ خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ سعودی عرب میں بھی رہے۔ اس دوران آپ کو حضرت مسیح موعود اور حضرت مصلح موعود کی طرف سے حج کرنے کی سعادت بھی ملی۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے نیک اور بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یوکے کے سسر تھے۔

مکرمہ امۃ الحفیظ ثریا غازی صاحبہ

مکرمہ امۃ الحفیظ ثریا غازی صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید غازی صاحب مرحوم آف لندن اپنے میاں کی وفات کے تین ہفتے بعد 6/اکتوبر 2011ء کو وفات پاگئیں۔ آپ محترم مہاشہ محمد عمر صاحب کی بیٹی اور حضرت منشی کرم علی کاتب صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نواسی تھیں۔ پابند صوم و صلوٰۃ، نہایت نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ جماعت اور خلافت سے والہانہ محبت تھی۔ بہت سے احمدی اور غیر احمدی بچوں کو قرآن شریف پڑھایا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ لجنہ کے کاموں میں بھرپور خدمت کی توفیق پائی۔ آپ مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ یو۔کے کی مادر نسبتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم اصغر علی صاحب

مکرم اصغر علی صاحب آف کوٹلی مورخہ 16 ستمبر 2011ء کو ایک ٹریفک حادثے میں پاکستان میں وفات پا گئے۔ اٹلی میں آپ نے نیشنل جنرل سیکرٹری، سیکرٹری وقف نو، سیکرٹری مال اور صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ اٹلی میں آنے والے احمدیوں کی مدد کرتے اور عزیز رشتہ داروں سے بھی بہت ہمدردی کے ساتھ پیش آتے تھے۔ مرحوم مہمان نواز، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ حسین بی بی صاحبہ

مکرمہ حسین بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم راجہ محمد حسین صاحب پنشنر محافظ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ مورخہ 19/اگست 2011ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر تحریک میں حسب استطاعت حصہ لینے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں اور 1950ء میں نظام وصیت میں شامل ہوئیں۔

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ

مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد صاحب دارالیمن غربی ربوہ مورخہ 2/اکتوبر 2011ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، غریب پرور اور ہمدرد خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں اور چندوں کی ادائیگی کی آپ کو بہت فکر رہتی تھی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم شبیر احمد بٹ صاحب ناصر آباد غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے بھتیجے عاشر احمد ولد مکرم طاہر جمیل صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے 5 سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ مورخہ 9 نومبر 2011ء کو دارالصدر غربی لطیف ربوہ میں گھر پر تقریب آمین منعقد ہوئی۔ اس موقع پر محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ اس کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت اس کی والدہ مکرمہ صائمہ خالدہ صاحبہ کو ملی۔ عاشر احمد مکرم عبدالرحیم بٹ صاحب دارالصدر غربی لطیف ربوہ کا پوتا، مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب سابق مربی سلسلہ فجی کا نواسہ اور ننھیال کی طرف سے حضرت نظام دین صاحب آف چنی گوٹھ اور حضرت چوہدری حکم دین صاحب دیالگڑھی رفقاء حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

مکرم ظہیر احمد خالد صاحب معلم وقف جدید نفیس نگر ضلع میرپور خاص تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ نفیس نگر حلقہ مبارک آباد میں ایک بچی مریم صدیقہ بنت مکرم نصیر احمد بلوچ صاحب نے 9 سال کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے۔ اس بچی کی تقریب آمین مورخہ 27/اکتوبر 2011ء کو بعد نماز ظہر منعقد ہوئی۔ مکرم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر وقف جدید نے بچی سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کے سینہ کو نور قرآن سے منور فرمائے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت کارکنان

دفتر صدر عمومی میں کارکنان کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار کی تعلیم کم از کم میٹرک ہو، ربوہ کا رہائشی ہو، صحت اچھی ہو اور عمر 22 سال سے کم نہ ہو۔ خدمت کا جذبہ رکھتے ہوں۔ درخواستیں مورخہ 20 نومبر 2011ء تک صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے بھجوائیں۔ انٹرویو مورخہ 21 نومبر 2011ء کو 5 بجے شام ہوں گے انٹرویو کیلئے الگ اطلاع نہ دی جائے گی۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 14۔نومبر	
طلوع فجر	5:07
طلوع آفتاب	6:33
زوال آفتاب	11:53
غروب آفتاب	5:12

بجلی بند رہے گی

مورخہ 15، 18، 22، 25 اور 29 نومبر 2011ء کو چناب نگر فیڈر مرمت کی وجہ سے صبح 9 بجے تا 4 بجے سہ پہر بند رہے گا۔ جس کی وجہ سے بجلی کی رو معطل رہے گی اور درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ باب الابواب، دارالیمن، دارالصدر، دارالفضل، دارالفتوح، فیکٹری ایریا، دارالرحمت، ناصر آباد اور نصیر آباد۔

احباب مطلع رہیں۔

(S.D.O فیسکو سب ڈویژن ربوہ)

ہاضمے کا لذیذ چورن
تریاق معدہ
پیٹ درد۔ بدہضمی۔ اپھارہ کیلئے کھانا ہضم کرتا ہے
ہر وقت گھر میں رکھنے والی دوا
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

نوزائیدہ اور شیر خوار بچوں کے امراض
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580

FR-10